

(مخالفات)

محمد سلیم الدین شمس

حدیث و سنت سے انکار کیوں؟

”سیلاب آرہا ہے، اپنے سرمایہ کی حفاظت کرو۔“
جلیل نے نذیر کی معرفت اشد کو یہ پیغام بھیجا اور نذیر کو اپنے اس پیغام کا منہ دہرا
بتا دیا کہ ”سیلاب“ سے اس کی کیا مراد ہے؟ بد اخلاقیوں اور برائیوں کی کثرت پر
قنہ کرنا مقصود ہے یا پانی والے سیلاب کی خبر دینا نظر ہے۔ اسی طرح ”سرمایہ“ اور
اس کی حفاظت سے کیا مراد ہے؟ سیرت و کردار کی خوبیاں اور حسن اخلاق مراد ہے
یا روپیہ اور خانگی ساز و سامان مراد ہے؟ راشد تک یہ پیغام پہنچتا ہے، اس کا مفاد و
مدعا جلیل ہی بتا سکتا ہے، مگر بعض اسباب ایسے ہیں کہ جلیل راشد کو براہ راست
پیغام کا مفہوم و مراد نہیں بتا سکتا۔ لہذا اب اس کی واحد شکل یہ ہے کہ نذیر بتائے کہ جلیل
لی اس سے کیا مراد ہے؟ اور نذیر ہی کہ اس کا حق بھی پہنچتا ہے۔

اب فرض کیجئے کہ نذیر یہ کہتا ہے کہ اس پیغام کا مفہوم و مدعا یہ ہے کہ دریا تے
سندھ کا بند ٹوٹ گیا ہے اور پانی کاریلانہ نیزی سے بڑھتا آرہا ہے اس لئے راشد کو
چاہیے کہ وہ اپنے مال و اسباب کی حفاظت کا سامان کرے، ورنہ ساری چیزیں پانی
کے سیل رواں میں بہہ جائیں گی۔

لیکن سلیم کہتا ہے کہ نہیں، بلکہ سیلاب سے بد اخلاقیوں اور برائیوں کا سیلاب مراد
ہے اور جلیل کا اپنے اس پیغام سے مدعا یہ ہے کہ راشد اپنی سیرت و کردار اور اپنے
محسن اخلاق کی حفاظت کرے۔ کھلی ہوئی بات یہ ہے کہ چونکہ جلیل نے اپنے اس

پیغام کا مدعا نذیر کو بتایا ہے اور اس کا امکان نہیں کہ جلیل سے براہ راست دریافت کیا جئے۔ اس لئے نذیر کا بیان کردہ مفہوم و مدعا ہی جلیل کا نشا و مراد تسلیم کیا جائے اور تسلیم کا اس کے علی الرغم اس پیغام کا یہ مطلب بیان کرنا غلط اور ناقابل قبول ہوگا۔ اسی مثال پر قرآنی آیات کو قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اللہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انسانوں کو اپنا پیغام (قرآن) بھیجا۔ ہر شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہ راست اس کے کلام کے نشا و مراد کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام و ہدایت کے مفہوم و مراد اور مدعا کا علم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر اس کا ذمہ دار قرار دیا کہ وہ دیگر بندگانِ خدا کو خدا کے کلام کا نشا و مراد بتائیں اور عمل کر کے دکھائیں اور خدا کے اسی نشا و مراد کے مطابق لوگوں کا تزکیہ کریں۔

”وَكُنَّا أَعْيُنًا مُّحْكَمَةً لِّعِلْمِهِ“ (الأنبياء: ۱۰۹)

”اور ان میں سے ہر نبی کو ہم نے حکم اور علم عطا کیا۔“

چنانچہ اسی حکم (قدرت فیصلہ، قدرت امتیاز حق و باطل) اور علم کے عطا کئے جانے کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ذمہ داری بتائی جا رہی ہے کہ:

”وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ

إِلَيْهِمْ“ (النحل: ۴۴)

”اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے آپ اس چیز کی وضاحت کریں، جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔“

”إِنَّا أَنزَلْنَاهُ آيَاتٍ لِّكَتَابٍ يُّحَقِّقُ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ“ (النساء: ۱۰۵)

”اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ پر حق کے ساتھ قرآن نازل کیا ہے، تاکہ لوگوں کے درمیان آپ اس طرح فیصلے کریں جس طرح اللہ آپ کو دکھائے۔“

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْآيَاتِ أَوِ يُزَيِّجُكَ اللَّهُ الْبَحْرَ وَالْجَبَلَ وَيَعْلَمُ مَا تُغْتَمَبُ فِي السَّاعَةِ“ (البقرة: ۱۵۱)

”یہ رسولؐ تمہارے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں، اور تمہارا تذکرہ کرتے ہیں اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان باتوں کی تعلیم دیتے ہیں جنہیں تم پہلے نہیں جانتے تھے۔“

رسولؐ نے اپنی ساری ذمہ داریوں کو باحسن و جود انجام دیا، لہذا اکلھی ہوئی بات ہے کہ قرآنی آیات کا وہی مفہوم و مبروشتائے خداوندی کھلانے کا مستحق ہوگا، جس کی قوی و عملی تشریح و توضیح رسولؐ نے کی ہو اور رسولؐ کو ہی یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ لوگوں کو اس سے آگاہ کریں کہ نشانے خداوندی یہ ہے اور یہ نہیں اور رسولؐ کی قوی و عملی تشریح و تبیین کے علاوہ کسی دوسرے مفہوم و مطلب کو الہی نشانہ و مراد کہنا ایک غلط ادعاء ہوگا اور نادانی کی بات ہوگی۔

لیکن منکرین حدیث کے پیش نظر چونکہ اپنے باطل نظریات اور لادینی رجحانات و خیالات کو فروغ دینا ہے ایسے انہوں نے اپنے حصول مقصد کی خاطر سب سے پہلے یہ کیا کہ حدیث و سنت کے حجت و سند ہونے کا انکار کر دیا۔ کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو ان کے لئے ضروری ٹھہرتا ہے کہ وہ قرآنی آیات کا وہی مفہوم و مراد تسلیم کریں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولا و عملا بیان فرمایا ہے اور جس کے اختیار کرنے میں لغت و استعمال بھی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتے اور یہ حضرات ایسا کر نہیں سکتے کیونکہ اس طرح وہ اپنے مقاصد و عزائم کو بڑے کار نہیں لاسکتے۔ لہذا درمیان سے حدیث و سنت کے سند ہونے کا قیضہ ہی کو ہٹا دیا گیا..... اس کے بعد ان حضرات کے سامنے میدان کھلا ہوا تھا۔ دنیا کی تمام زبانوں کی طرح عربی زبان کے الفاظ اور جملوں کے بھی متعدد مفہوم و معانی ہوتے ہیں۔ لغت میں ایک لفظ کے ایک سے زائد معانی بھی ہوتے ہیں۔ کبھی مجاز اور استعارات و کنایات سے بھی کام لیا جاتا ہے اور رسولؐ ہی کو یہ حق پہنچتا تھا کہ وہ قرآنی الفاظ کے کسی ایک مفہوم و مراد سے متعلق اس کی تصریح فرمائیں کہ یہ ہے کلام اللہ کا مفہوم، یہ ہے خدائی نشانہ اور یہ نہیں ہے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے استعارۃ و کنایتہ فرمائی ہے اور مدعا یہ ہے اور یہ نہیں ہے۔ یہ بات مجاز الہی گنتی ہے، حقیقت نہیں۔

لیکن حدیث و سنت کے سند ہونے سے انکار کر دینے کے بعد آزادی تھی کہ جو

دل چاہے، قرآنی آیات کا مفہوم و مدعا بنیاد پر پیش کر دیا جائے، چنانچہ یہ منکرین حدیث کبھی تو ایسا کرتے ہیں کہ رسول کی قولی و عملی تشریحات قرآنیہ کے علی الرغم قرآنی آیات کا ایک مفہوم بیان کرتے ہیں اور انہیں لنت لفظ کا وہ معنی اگرچہ نادرست نہیں ہوتا اور چونکہ حدیث و سنت کے سند ہونے کا سوال ہی درمیان سے اٹھا دیا گیا ہے اس لئے کہا جاتا ہے کہ لنت و کھ لکھ لو کہ اس لفظ کا یہ معنی آتا ہے۔ ٹھیک ہے لنت میں یہ معنی بھی آتا ہے مگر کیا لنت میں اس لفظ کا وہ معنی بھی موجود نہیں، جو رسول کے بیان کردہ مفہوم و مدعا میں موجود ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر جبکہ لنت و استعمال کی تائید بھی ہو رہی ہے اور رسول کی تشریح و توضیح بھی ہے اور رسول ہی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ منشاء خداوندی سے آگاہ کریں، تو پھر ہر دیانتدار صاحب عقل اور ہر مسلمان کا کیا یہ فیصلہ نہ ہو گا کہ الہی منشاء و مراد وہی ہے جس کی رسول نے قولاً و عملاً تشریح و توضیح فرمائی ہے؟

بیزکبھی ایسا کیا جاتا ہے کہ الفاظ کے وضعی معانی جو لنت و استعمال کی رُسے ہوتے ہیں، وہ ان حضرات کے مطمح نظر کے خلاف جاتے ہیں اس لئے مجاز اور استعارات کو آیات کا مفہوم و مدعا قرار دیا جاتا ہے حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ مجاز اور استعارہ و کنایہ وہیں ہوتا ہے۔ جہاں حقیقت کے خلاف کوئی واضح اور ٹھوس قرینہ موجود ہو، لیکن کسی ایسے قرینہ کا دور دورہ بھی پتہ نہیں ہوتا، اس کے باوجود اپنی مقصد براری کے لئے مجاز اور استعارہ کی زبان میں شاعری کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ "منشاء خداوندی" ہے۔ گویا اللہ نے براہ راست ان حضرات کو اپنا منشاء و مراد بتا دیا ہے اور جس نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے منشاء و مراد کا علم دے کر اس کا وہ دار ٹھہرایا تھا کہ وہ دیگر بندگان خدا کو خدا کے منشاء و مراد سے آگاہ فرمائیں۔ وہ سب نفوذ باللہ محض ایک فراڈ تھا۔

قرآن کے ساتھ منکرین حدیث کے مذکورہ دونوں طرح کا معاملہ کرنے کی بے شمار مثالیں ان حضرات کے لٹریچر میں موجود ہیں انسان کے عیض فی الارض ہونے، آخرت، جنت، جہنم، ملائکہ اور اقامت صلوٰۃ وغیرہ سے متعلق قرآنی آیات کے جو معانی و مطالب یہ حضرات تشریحات رسول کے علی الرغم "منشاء خداوندی" کہہ کر بیان کرتے ہیں۔ ہر شخص، ان حضرات کی تحریروں میں پڑھ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ اس سے بھی بڑھ کر ان آیات کے ساتھ ان حضرات کا طرز عمل شرمناک ہے، جن آیات کے مفہوم و مطالب کے صحیح اور حق ہونے کی پشت پر رسولؐ کی قوی و عظمیٰ تشریحات اور لغت و استعمال کی تائید کے ساتھ امت مسلمہ کا بلا انقطاع قائل کی قوت بھی موجود ہے۔ مثلاً درود، قربانی، اور اعتکاف وغیرہ، گویا ان امور سے متعلق آیات قرآنیہ کا مفہوم و مدعا اللہ نے رسولؐ کو بتایا ہی نہیں اور رسولؐ نے جو کچھ کہا اور کیا وہ سب "نمائے خداوندی" کے خلاف تھا اور پونے چودہ سو برس سے امت مسلمہ جھک مار رہی ہے، جو مسلسل ادویہ متواتر سارے "غیر قرآنی" اور "نمائے خداوندی" کے خلاف اعمال کرتی آرہی ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ قرآن میں معنوی تشریحات پوری بے باکی کے ساتھ کی جا رہی ہیں اور آیات قرآنیہ کے ایسے ایسے ترجمے اور مطالب بیان کئے جا رہے ہیں کہ قرآن کے الفاظ جن کے متحمل ہی نہیں۔ آیات کے الفاظ کیا ہیں، مگر ترجمہ دیکھتے تو اس کا کوئی تعلق ان الفاظ کے ساتھ آپ کو نظر نہ آئے گا۔ اپنی خواہش و پسند کو زبردستی آیات کے ترجمہ میں ٹھونسا جاتا ہے۔ قرآن کی ترجمانی نہیں ہوتی بلکہ قرآن کو سکھایا جاتا ہے کہ اسے یہ کہنا چاہئے۔ قرآنی آیات کو دیکھتے اور ان حضرات کا بیان کردہ ترجمہ و تشریح دیکھتے، تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مترجم اور مفسر صاحب اردو میں خود ایک قرآن تصنیف فرما رہے ہیں اور عربی قرآن کی آیات کو صرف دھوکا دینے کے لئے نقل کر دیتے ہیں تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ عربی قرآن میں شاید یہی کچھ کہا گیا ہو گا۔ چنانچہ اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو :

سورہ مؤمن کے چھٹے رکوع کی پہلی آیت ہے :

”إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
يَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهُدُ“ (عاف : ۵۱)

اس آیت کا ترجمہ اور اس کا مفہوم مسلمانوں کے مسلم الثبوت علماء نے جو کیا ہے پہلے وہ سامنے رکھتے :

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اس کا ترجمہ فرماتے ہیں کہ :

”ہر آئینہ ما نصرت دہیم پیغمبران خویش را د آماں را کہ ایمان آورند“

”در زندگانی دنیا و نیز روزے کے قائم شوند گواہان۔“

شاہ رفیع الدینؒ اس کا ترجمہ یہ فرماتے ہیں کہ :

”تحقیق ہم البتہ مدد دیتے ہیں پیغمبروںؐ اپنی کئی اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے، بیچ زندگانی دنیا کے اور اس دن کہ کھڑے ہوں گے گواہی دینے والے۔“

شاہ عبد القادرؒ یہ ترجمہ فرماتے ہیں کہ :

”ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوںؐ کی اور ایمان والوں کی دنیا کے جینے اور جب کھڑے ہوں گے گواہ۔“

مولانا اشرف علی تھانویؒ یہ ترجمہ فرماتے ہیں کہ :

”ہم اپنے پیغمبروںؐ کی اور ایمان والوں کی دنیوی زندگانی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس روز بھی جس میں گواہی دینے والے (یعنی فرشتے جو کراہیں) نکلتے ہیں اکھڑے ہوں گے۔“

شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ یہ ترجمہ فرماتے ہیں :

”ہم مدد کرتے ہیں اپنے رسولوںؐ کی اور ایمان لانے والوں کی دنیا کی زندگانی میں اور جب کھڑے ہوں گے گواہ۔“ (میدان حشر میں)

اب آپ طلوع اسلام کے روح رواں مسٹر پرویز کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں، جو

وہ اس آیت کا کرتے ہیں :

”ہم ان لوگوں کی کھیتیوں کو — جو مستقبل کی خوشحالی پر — ایمان رکھتے

ہیں۔ ان کے حال کی زندگی میں بھی سیراب کرتے ہیں اور مستقبل میں بھی

جب نتائج خود کھڑے ہو کر پکار اٹھیں گے۔“ (اباب زوال امت

صفحہ ۴۹)

ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ معنوی تحریف اگر اسے نہیں سمجھتے، تو پھر آخر تحریف معنوی

کا مصداق دنیا میں کیا ہو سکتا ہے؟ — خدا کی پناہ ایسی جارت سے !



قرآنی معارف کا ایک نمونہ

”ملا کی قرآن فہمی“ کا استہوار کرنے والے صاحبان معارف قرآنیہ کی بے شمار ”نادر“ قرآن فہمیوں میں سے بطور نمونہ کے ایک یہ قرآن دانی اور قرآنی بصیرت ملاحظہ ہو کہ ”اطاعت والدین“ کے عزمان سے کسی مستفسر کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے کہ :

”قرآن پاک میں ماں باپ کی اطاعت کا حکم کہیں نہیں آیا ہے۔“

(طالع اسلام، فروری ۱۹۵۳ء، ص ۶۱)

حالانکہ قرآن میں ایک موقع پر والدین کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :

”وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا“ (لقمان : ۱۵)

”اگر والدین اس کے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کوئی علم نہیں، تو ان کی اطاعت نہ کرنا۔“

ہر شخص اس آیت اور اس کے سیاق و سباق کا مفاد و مدعا سمجھ سکتا ہے کہ والدین کی اطاعت ضروری ہے، الا یہ کہ وہ کسی ایسے کام کا حکم دیں جن کا ارتکاب معصیت ہو تو پھر ایسی شکل میں ان کی اطاعت روا نہیں۔ ایسی واضح اور صریح آیت کی موجودگی کے باوجود پوری ڈھٹائی سے یہ کیوں کہا گیا کہ :

”قرآن میں ماں باپ کی اطاعت کا حکم کہیں نہیں آیا ہے۔“

یہ درحقیقت زمین ہموار کی جاہلی ہے اس اشتراکی معاشرہ کے لئے جس کی تخم ریزی ”نظام رلوبیت“ کی دعوت و تلقین کے پرے میں ہو رہی ہے۔ چنانچہ واقف کار حضرات جانتے ہیں کہ اشتراکیت کو تحوّل معاشرہ کے باب میں لوگوں سے کیا کیا کام لینا پڑتا ہے۔ جیسا کہ کارلوسائیگو (Carlo Suigo)

سرزمین چین میں اشتراکی تہذیب کی آبیاری اور اشتراکیت کی کاشتکاری سے متعلق اپنے چشم دید حالات پیش چلانی ڈائری میں لکھتا ہے کہ :

”یہ سمجھنے کے لئے کہ کمیونسٹوں نے ان لڑکوں کے ذریعے کتنے جرائم کرنا شروع کیے اور اس معاملہ میں انہیں کتنی کامیابی ہوئی ہے، یہ ضروری ہے کہ چینیوں کی روایات اور مسلک کا جائزہ لیا جائے۔ بڑوں کا ادب چینی تہذیب کا نسب سے بڑا خاصہ ہے۔۔۔۔۔ لیکن کمیونزم کے رائج میں یہ بات بالکل ختم ہو گئی، اب بچے ظالم اور ان کے بڑے مظلوم بن گئے ہیں اور ان کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ اب بچوں کی ہر بات تسلیم کریں۔۔۔۔۔ بالآخر لڑکوں کی تنظیم بھی معرض وجود میں آگئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ دیکھو ہمارے دشمن ہنوز باقی ہیں، پھر کمیونسٹوں نے دشمنوں کی باقاعدہ نشاندہی کر دی۔ (۱)، وہ والدین جو بچوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ (۲) وہ بڑے جو بچوں کو نگاہ ستار سے دیکھتے ہیں۔ (۳) اور وہ سب جو بچوں کی ترقی ناپسند کرتے اور ان کی راہ روکتے ہیں کمیونسٹ درحقیقت والدین کا ہاتھ بچوں کی تربیت سے بالکل نکال دینا چاہتے تھے، کیونکہ تربیت کا معاملہ کمیونسٹ حکومت کی اجارہ داری ہے۔۔۔۔۔ جب کبھی کسی لڑکے نے کوئی تجویز پیش کی تو دوسروں کی تجویز پر اسے ترجیح دی گئی، خواہ وہ کتنے ہی جرائم پر کیوں نہ منتج ہو، یہ پہلا امتیازی سلوک یا پہلا امتیاز تھا، جو لڑکوں کو دیا گیا تھا، اور جو لڑکے اس ہتھکڑ کو زیادہ جرأت کے ساتھ استعمال کرتے تھے، انہی کو اسوہ حسنہ کے طور پر پیش کیا جاتا۔۔۔۔۔ کمیونسٹوں نے لڑکوں کے ہاتھ میں دوسرا ہتھیار دے دیا، جو شخص بغیر پرمٹ کے سفر کر رہا ہو، یا جو لڑکوں کی تعظیم نہ کرے گا یا انہیں تنگ کرے گا یا ان کے سوالات کے جواب نہ دے گا یا انہیں دھمکانے کی کوشش کرے گا، ایسا شخص عدالت خاص میں پیش کیا جائے گا، جس کے جج تمام لڑکے ہی ہوں گے۔ اب خود ہی اندازہ کر لیجئے کہ گرفتار